باب۔۱٦

صدقہ و خیرات

قرآن: وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ۔

اور جو کچھ تم خرچ کروگے اللہ اس کی جگہ اور دے گا، اور وہ بہترین روزی دینے والا ہے، (سبا:۳۹)۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ،

اور جو لوگ اس [مال و دولت] میں سے دینے سے بخل کرتے ہیں جو اللہ نے اپنے فضل سے عطا کیا ہے وہ ہرگز اس بخل کو اپنے حق میں بہتر خیال نہ کریں بلکہ یہ ان کے حق میں بُرا ہے، عنقریب روزِ قیامت [ان کے گلوں میں] اس مال کا طوق پہنایا جائے گا، جس میں وہ بخل کرتے رہے ہوں گے، (آل عمران:۱۸۰)۔

حدیث: آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہو، اسے صدقہ دے کر آگ سے بچو"۔ راوی: عدی بن حاتمؓ۔ (صحیح بخاری:۱۳۳۲)۔

ارشادِ نبویؐ ہے کہ خیرات کرو، اس لیے کہ ایک زمانہ تم پر آئے گا جب ایک آدمی خیرات لے کر پھرے گا اور اس کا لینے والا کسی کو نہ پائے گا۔ وہ کہے گا، تم کل آجاتے تو میں لے لیتا، آج مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ (حدیث ۱۳۲۷ میں ہے کہ): قیامت اُس وقت تک نہیں آئے گی جب تک دولت کی زیادتی نہ ہو جائے گی، اور اُس وقت صدقہ کا لینے والا کوئی نہ ملے گا۔ راوی: حارثہ بن وہبؓ۔ (صحیح بخاری:۱۳۲۶، ۱۳۲۷)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے کہ ایک زمانہ آئے گا جب قافلہ (مدینہ سے) مکہ کی طرف بغیر پاسبان اور محافظ کے روانہ ہو گا۔ اور ارشاد ہوا کہ قیامت اُس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم میں سے کوئی شخص صدقہ لیے پھرے گا اور اس کا لینے والا کوئی نہ ہو گا۔ لہٰذا ابھی صدقہ و خیرات دو، اگرچہ ایک کھجور کے ذریعہ سے ہی سہی۔ اگر ایک کھجور بھی میسر نہ ہو تو باتیں اچھی کہو۔ راوی: عدی بن حاتمؓ۔ (صحیح بخاری:۱۳۲۸)۔

اہم فقہی پہلو:

فرض:

(۱) صدقہ و خیرات کرنا ہر ایک کے لیے کھلا ہے تاکہ ہر کوئی مالی طور پر اپنے سے کم تر کی مدد کر سکے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اسے لازم نہیں کیا، (۲) تاہم صدقۃ الفطر کو بعض نے فرض قرار دیا ہے۔

واجب:

(۱) نبی معظمؐ کا یہ فرمان کہ "صدقہ کرو اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا ہو" سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس طرح کے راہِ خدا میں خرچ کرنے میں بہت مالدار ہونا ضروری نہیں، اس ارشاد میں ہر ایک کو اپنے حسبِ حیثیت غریبوں کا خیال رکھنے کی ترغیب ہے، (۲) چناں چہ عید الاضحیٰ کے موقع پر گوشت میں غریبوں کا حصہ ہے، (۳) اسی طرح عید الافطر کے موقع پر صدقۃ الفطر واجب ہے۔

سنت:

(۱) صدقۃ الفطر نمازِ عید سے پہلے ادا کرنا ہے، (۲) سائل کو خیرات دینا۔

مستحب:

(۱) نبی مکرمؐ کی تعلیمات کے مطابق مسکرا کر بات کرنا، نیکی کا حکم دینا، برائی سے روکنا، اندھے کی مدد کرنا، اور راستے سے کانٹے اور پتھر کا ہٹانا بھی صدقہ ہے، (۲) اسی طرح اچھی بات کو پھیلانا، درخت لگانا، غیر تجارتی تعلیم گاہ بنانا، غیر تجارتی ہسپتال بنانا وغیرہ بھی نہ صرف صدقہ ہے بلکہ صدقۂ جاریہ ہے، یعنی وہ چیز جب تک قائم ہے اس کا ثواب اُس شخص کو ملتا رہے گا۔

متفرق:

(۱) آنحضرتؐ کے زمانے میں صدقۃ الفطر کی ادائیگی کے لیے کھجور، منقہ اور پنیر کی ایک مخصوص مقدار [ایک صاع جو آج کے مطابق تقریباً دو کلو ہے] مقرر تھی، اب ان کے علاوہ سب سے زیادہ کھائی جانے والی جنس گیہوں کو بھی پیمانہ بنایا گیا ہے (۲) صدقۃ الفطر میں بیان کردہ اشیاء کی قیمت ادا کرنا بھی جائز ہے، (۳) صدقۃ الفطر گھر کے ہر فرد کی طرف سے فی کس ادا کرنا ہے۔